

واقعۂ معراج

اور

دیدارِ الٰہی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

دار أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

دار اہل السنۃ للتحقیق والکتب والطباعۃ والنشر

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: واقعۂ معراج اور دیدارِ الٰہی

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۱۱

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۴ھ/۲۰۲۳ء

واقعۂ معراج اور دیدارِ الٰہی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

شبِ معراج اللہ تعالی نے مصطفی جانِ رحمت ﷺ کو اپنے پاس بلاکر، جو خصوصیت، شرَف، قُرب اور اپنا دیدار بخشا، خوش بختی کی ایسی معراج وسعادت کبھی کسی اَور نبی ورسول کے حصے میں نہیں آئی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ﴾[1] "پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا، مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ (جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی ہے)؛ تاکہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، یقیناً اللہ تعالی سنتا دیکھتا ہے"۔

معراج کی رات اللہ تعالی نے سرورِ دو جہاں ﷺ کو بے حد وحساب اِنعام واِکرام سے نوازا، اس مبارک رات تاجدارِ رسالت ﷺ مسجدِ حرام سے

(۱) پ ۱۵، الإسراء: ۱.

مسجدِ اقصیٰ تک، اور وہاں سے آسمانوں کی سَیر فرماتے ہوئے سدرۃُ المنتہٰی سے اوپر، جہاں تک ربِ کائنات نے چاہا تشریف لے گئے، عرش وکرسی، لَوح وقلم، جنّت ودوزخ وغیرہ بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہَدہ فرمایا، انبیاءِ کِرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اِمامت فرمائی، آپ کو فرض نمازوں کا تحفہ عطا ہوا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالی نے آپ کو اپنے دیدار سے مشرَّف فرمایا!۔

حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جو رؤیتِ باری تعالی بخشی گئی، وہ چشمانِ مبارک سے تھی یا قلبی طور پر تھی، اس بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی آراء باہم مختلف ہیں، البتہ زیادہ صحیح، راجح اور مختار قول یہی ہے کہ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی چشمانِ سر سے اپنے ربّ تعالی کا دیدار کیا۔ اس مَوقِف کی تائید میں قرآن وحدیث، فرامینِ صحابہ اور علمائے اُمّت کے چند اَقوال بطورِ دلائل حسبِ ذیل ہیں:

شبِ معراج دیدارِ الٰہی قرآن کی رَوشنی میں

(۱) حضور نبیٔ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سفرِ معراج میں خالقِ کائنات جلّ جلالہ کے قُربِ خاص میں تجلیات واَنوار کا مشاہَدہ کیا، اور راز ونیاز کے جو پیغامات انہیں عطا ہوئے، وہ مخلوق کی عقل سے بالاتَر ہیں، اِس سے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰىؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى﴾[۱] "وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا، پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خُوب اُتر آیا، تو اُس جلوے اور اِس حبیبِ کریم میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا، بلکہ اس سے بھی کم۔ اَب وَحی فرمائی اپنے بندۂ خاص پر جو چاہا وَحی فرمائی!"۔

---

(۱) پ ۲۷، النّجم: ۷-۱۰.

امام ابن جریر طَبری اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "وقال آخَرون: بل معنی ذلك: ثمّ دَنا الربُّ من محمدٍ ﷺ فتدَلّٰی"(۱). "دیگر مفسّرین نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ "اللہ تعالی اپنے حبیب کریم ﷺ سے قریب ہوا، تووہ بھی اپنے رب تعالی سے قریب ہوگئے"۔

علّامہ بَغَوی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ثمّ دَنا الرَبُّ ﷻ مِن محمدٍ ﷺ فتدَلّٰی"(۲). "اللہ تعالی اپنے حبیب کریم ﷺ سے قریب ہوا، تووہ بھی اپنے رب تعالی سے قریب ہوگئے"۔

(۲) اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی﴾(۳) "اس حبیب کریم کی آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حَد سے تجاوُز کیا، یقیناً اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں"۔ یہ سرورِ کونین ﷺ کی شان اور اللہ کی دی ہوئی طاقت تھی، کہ آپ ﷺ نے رب تعالی کا قُربِ خاص حاصل کیا، اَنوار وتجلّیات کے نظارے کیے، جنّت ودوزخ اور عالَمِ ملکوت کے عجائبات کا مشاہَدہ فرمایا، انبیاء وملائکہ سے ملاقات کی، لیکن نہ توآپ کی آنکھیں اُن اَنوار کی چمک دَمک سے خیرہ ہوکر چُندھیائیں، نہ بند ہوئیں، نہ جھپکیں، نہ دل گھبرایا، بلکہ جی بھر کر دیدار کیا۔

شبِ معراج دیدارِ الٰہی، اَحادیث مبارکہ کی روشنی میں

(۱) سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «رَأَیْتُ رَبِّي تبارك وتعالى»(٤) "میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا"۔ امام

---

(١) "جامع البيان" سورة النجم، تحت الآية: ٨، ٩، ر: ٢٥١٠٩، الجزء ٢٧، صـ٦٠.
(٢) "مَعالم التنزيل" سورة النجم، تحت الآية: ٨، ٩، ٤/ ٢٤٦.
(٣) پ٢٧، النجم: ١٧، ١٨.
(٤) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عباس ...إلخ، ر: ٢٥٨٠، ١/ ٦١١.

جلال الدین سُیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "خصائص کبرٰی" اورعلّامہ عبدالرؤف مُناوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "تیسیر شرح جامع صغیر" میں فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث بسند صحیح ہے"[1]۔ نیز حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس فرمانِ مبارک کو حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے (رؤیت کی نفی سے متعلق) قول پر فَوقیت حاصل ہے۔

(۲) سیّدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا، حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سِدرۃ المنتہی کا وصف بیان فرمارہے تھے، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! حضور نے اس کے پاس کیا دیکھا؟ فرمایا: «رأيتُه عندها» يعني ربَّه[2]. "حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے اس کے پاس رب تعالی کا دیدار ہوا"۔

(۳) سیّدنا عبد الرحمن بن عائش رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ الصُّورَةِ»[3] "میں نے اپنے ربّ کو سب سے خوبصورت ترین صورت میں دیکھا"۔

(۴) معراج کی رات اس قُربِ خاص میں بِلا واسطہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے وہ خاص باتیں کیں، جو کسی کے وَہم وگمان میں بھی نہیں آسکتیں۔ محدثینِ کرام فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالی نے اس قُربِ خاص میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایسا کرم فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خود فرماتے ہیں: «فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ

---

(١) "الخصائص الكبرى" باب خصوصيته صلى الله تعالى عليه وسلم بالإسراء ...إلخ، حديث ابن عباس رضي الله تعالى عنهما، ١ / ٢٦٧. "التيسير شرح الجامع الصغير" حرف الراء، تحت ر: ٤٣٧٧، ٣/ ٥٢٦.

(٢) "الدر المنثور" سورة الإسراء، تحت الآية: ١، ٥/ ٢٢١.

(٣) "السنّة" لابن أبي عاصم، باب، ر: ٤٦٧، ١/ ٢٠٣.

بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ»[1] "اللہ تعالی نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی سینہ کے درمیان محسوس کی، اور اس کی برکت سے میں نے مشرق ومغرب کے علوم جان لیے"۔ نبئ کریم ﷺ کی پُشتِ مبارک پر دستِ قدرت رکھے جانے سے یہ پتہ چلتا ہے، کہ سرکارِ دوجہاں ﷺ کو شبِ معراج کس قدر قُربِ الہی میسّر آیا!۔

(۵) سیّدنا محمد بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے اللہ تعالی کو دیکھا ہے؟ رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «رَأَيْتُهُ بِفُؤَادِي مَرَّتَيْنِ»[2] "میں نے اللہ تعالی کو دو بار دل سے (یعنی تصدیقِ قلب کے ساتھ) دیکھا" اس کے بعد سرورِ دوجہاں ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی﴾[3] "دل نے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا" یعنی جو آنکھ سے دیکھا، دل نے بھی اس کی تصدیق کی۔

شبِ معراج دیدارِ الٰہی، اقوالِ صحابہ کی روشنی میں

حضور نبئ کریم ﷺ کو اللہ تعالی کا دیدار حاصل ہوا یا نہیں؟ اس بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے زمانے ہی سے اختلاف رہا ہے، چنانچہ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا وغیرہا اس بات کے قائل ہیں، کہ حضور ﷺ کو براہِ راست دیدارِ الٰہی نہیں ہوا، جبکہ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما، دیگر صحابہ اور تابعین وغیرہم کی رائے یہ ہے، کہ اللہ تعالی نے شبِ معراج اپنے حبیبِ

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب التفسير [باب ومن] سورة ص، ر: ٣٢٣٤، صـ٧٣٥.
(۲) "تفسير ابن كثير" پ٢٧، سورة النجم، تحت الآيات: ٥-١٨، ٤/ ٢٥٥.
(۳) پ٢٧، النجم: ١١.

کریم ﷺ کو، براہِ راست اور بے پردہ وحجاب دَولتِ دیدار سے شرفیاب فرمایا۔ چنانچہ اس بارے میں چند روایات حسبِ ذیل ہیں:

(۱) سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: «أَتَعْجَبُونَ أَنْ تَكُونَ الْخَلَّةُ لِإِبْرَاهِيمَ، وَالْكَلَامُ لِمُوسى، وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَصَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ»[۱] "کیا ابراہیم کے لیے دوستی اور موسی کے لیے کلام اور محمد ﷺ کے لیے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ تعجب ہے؟!"۔

(۲) سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: «إنّا بنو هاشم نزعم أَنْ نقولَ: إنّ محمّداً قد رأى ربَّه مرَّتَين»[۲] "ہم بنی ہاشم (اہلِ بیت رسول اللہ ﷺ) تو کہتے ہیں، کہ بے شک محمد ﷺ نے اپنے رب تعالی کو دو بار دیکھا"۔

(۳) سیّدنا عبد اللہ بن ابی سلَمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے، سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا، کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب تعالی کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ "ہاں دیکھا"[۳]۔

(۴) سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ "رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب تعالی کو دیکھا"۔ سیّدنا عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ ان کے شاگرد کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ کیا حضور ﷺ نے اپنے رب تعالی کو دیکھا؟ فرمایا: "ہاں، اللہ تعالی نے

---

(۱) "مُستدرَك الحاكم" كتاب التفسير، ر: ۳۷٤۷، ٤/ ۱٤۰٤.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ [باب ومن] سورة والنجم، ر: ۳۲۷۸، صـ۷٤٥. "الدر المنثور" سورة النجم، تحت الآية: ۱۳، ۷/ ٦٤۷.

(۳) "سنن الترمذي" ر: ۳۲۷۹، صـ۷٤٦. "المعجم الأوسط" باب الهاء، من اسمه: الهيثم، ر: ۹۳۹٦، ٦/ ٤٥۹. "الأسماء والصفات" باب ما جاء في قول الله جلّ وعلا: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۞ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ ...إلخ، ۲/ ۱۹۰.

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کلام رکھا، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خلیل بنایا، اور ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا حجاب اپنا دیدار کرایا"[1]۔

(۵) سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «إنّ محمّداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأى ربّه تبارك وتعالى»[2] "یقیناً جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزّوجلّ کو دیکھا"۔

(۶) سیّدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الله قَسَّمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى، فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ»[3] "اللہ تعالیٰ نے اپنی رؤیت (دیدار) اور کلام کو حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان تقسیم فرما دیا، سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دو بار رب تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو بار اپنے رب کا دیدار کیا"۔

(۷) سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: «إِنَّ مُحَمَّداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ: (۱) مُرَّةً بِبَصَرِهِ، (۲) وَمَرَّةً بِفُؤَادِهِ»[4] "بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو بار اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا: (۱) ایک بار اس آنکھ سے، (۲) اور ایک بار دل کی آنکھ سے"۔

(۸) مروان نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: «نعم»[5] "ہاں" یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

---

(١) "الأسماء والصفات" باب ما جاء في قول الله جلّ وعلا: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى﴾ ...إلخ، ٢/ ١٩٠. "الدر المنثور" سورة النجم، تحت الآية: ١٣، ٧/ ٦٤٨.

(٢) "مُسند البزّار" مسند أبي حمزة أنس بن مالك، ر: ٧١٦٥، ١٣/ ٤٢٦.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب تفسير القرآن، ر: ٣٢٧٨، صـ٧٤٥. "تفسير ابن كثير" پ٢٧، سورة النجم، تحت الآيات: ٥-١٨، ٤/ ٢٥٤.

(٤) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه: محمد، ر: ٥٧٦١، ٤/ ٢١٥.

(٥) "مناهل الصفا في تخريج أحاديث الشفا" للسُيوطي، ر: ٤١٧، صـ١٠٠.

شبِ معراج دیدارِ الٰہی، اقوالِ علماء کی رَوشنی میں

(۱) سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال کیا گیا، کہ کیا حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اللہ تعالی کا دیدار کیا؟ آپ نے بار بار فرمایا: "رَآہُ رَآہُ رَآہُ". "رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اللہ تعالی کا دیدار کیا، دیدار کیا، دیدار کیا!" اور یہ جملہ اتنی بار دُہرایا کہ آپ کے سانس کا تسلسل ٹوٹ گیا"[۱]۔

(۲) امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "إنّ الحسنَ كان يَحلِفُ بِالله: لقَد رَأَى محمّدٌ ربَّه"[۲] "امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے، کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے رب تعالی کو دیکھا"۔

(۳) امام شِہاب الدین خَفاجی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "أنّ الأصحَ الراجحَ أنّه صلى الله تعالى عليه وسلم رأى ربَّه بعَين رأسِه حين أُسرِي به، كما ذهب إليه أكثرُ الصحابة"[۳] "زیادہ صحیح اور مختار یہی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے معراج کی رات، چشمانِ سر سے اپنے ربّ کا دیدار کیا، اور اکثر صحابہ کا بھی یہی مذہب ہے"۔

(۴) امام شرف الدین نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "إنّ الراجحَ عند أكثر العلماء إنّ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رأى ربَّه بعَينَي رأسِه ليلةَ الإسراء؛ لحديث ابن عباس وغيره مما تقدّم، وإثباتُ هذا لا يأخذونه إلّا بالسماع من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم"[٤] "اکثر علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ شبِ معراج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے چشمانِ سر سے دیدارِ الٰہی کا شرف پایا؛ کیونکہ سیّدنا ابن عبّاس کی روایت، نیز دیگر روایات میں

---

(١) "الروض الأنف في شرح السيرة النبوية" للسهيلي، ذكر الإسراء والمعراج، ٣/ ٢٧١.
(٢) "الشفا" القسم ١، الباب ٣، الفصل ٥، الجزء ١، صـ١٢٦.
(٣) "نسيم الرياض" القسم ١، الباب ٣، الفصل ٥، ٣/ ١٤٤.
(٤) "شرح النوَوي على مسلم" كتاب الإيمان، باب معنى قول الله ...إلخ، ٣/ ٥.

بھی اس کا ثبوت ہے، اور ان صحابہ نے حضور ﷺ سے سُن کر ہی اسے ثابت کیا ہے، پھر اس میں کسی قسم کا شک وشبہ مناسب نہیں!"۔

(۵) امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ امام ابو الحسن نُوری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا: "شاهَد الحقُّ القلوبَ، فلم يرَ قلباً أشوَقَ إليه من قلب مُحَمَّدٍ ﷺ، فأكرَمَه بالمعراج تعجيلاً للرُّؤية والمكالمة"[۱] "حق تعالی نے تمام لوگوں کے دلوں میں سب سے زیادہ حضور نبئ کریم ﷺ کے قلبِ پاک کو اپنا مشتاق پایا، لہذا رسولِ اکرم ﷺ کو معراج کے ذریعے اپنا دیدار اور ہم کلامی کا جلد شرف بخشا"۔

(۶) امام شِہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں: "مَن أثبتَ له أنّه رآه بقلبه، أنّ الرؤيةَ التی حصلت له خُلقت له فی قلبه كما تخلق الرُّؤية بالعَين لغيره، والرؤيةُ لا يشترط لها شيءٌ مخصوصٌ عقلاً، ولو جرت العادةُ بخلقها فی العين"[۲] "جن لوگوں نے سرورِ کونین ﷺ کے لیے رؤیتِ قلبی ثابت کی ہے، اُن کی مُراد یہ ہے کہ جس طرح کسی کی آنکھ میں بینائی پیدا کر دی جاتی ہے، اسی طرح حضور نبئ کریم ﷺ کے قلبِ اطہر میں بینائی پیدا کر دی گئی (جس سے رسول اللہ ﷺ نے حق تعالی کا مُشاہدہ کیا) اور دیکھنے کے لیے عقلاً کسی خاص جُزءِ بدن کا ہونا، یا کسی چیز کا پایا جانا ضروری نہیں، اگرچہ عادۃً بینائی آنکھ ہی میں پیدا ہوتی ہے "لیکن اللہ تعالی قادر ہے، کہ خرقِ عادت کے طَور پر آنکھ کے علاوہ کسی اَور عضو میں بینائی پیدا کردے؛ کیونکہ اسے ہر طرح کی قدرت حاصل ہے!۔

---

(۱) "الرسالة القشَيرية" فصل في بيان اعتقاد هذه الطائفة في مسائل الأصول، صـ۱۰.

(۲) "المواهب اللدُنية" المقصد الخامس: الإسراء والمعراج، ۳/ ۱۰۵.

(۷) امام نور الدین حلَبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "واختلف في رؤيته ﷺ لربّه تبارَك وتعالى تلك الليلةَ، فأكثرُ العلماء على وُقوع ذلك: أي أنّه ﷺ رآه جلّ وعلا بعَين رأسِه"[۱] "دیدارِ الٰہی کے بارے میں اگرچہ اختلاف ہے، مگر اکثر علماء اسی بات کے قائل ہیں کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی چشمانِ سر سے ربّ تعالی کا دیدار کیا"۔

(۸) مفسّرِ قرآن علّامہ اسماعیل حقّی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شبِ معراج دیدارِ الٰہی کے بارے میں عقلی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "ومِن المُحال أن يدعوَ كريمٌ كريماً إلى دارِه ويضيِّف حبيبٌ حبيباً في قصرِه، ثمّ يتستر عنه ولا يُرِيه وجهَه"[۲] "یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی کریم کسی کریم کو دعوت دے کر بلائے، اور کوئی حبیب اپنے محبوب کو اپنے محل میں مہمان بنائے، پھر اس سے چُھپ جائے اور اسے اپنا چہرہ نہ دِکھائے!"۔

(۹) مفسّرِ قرآن علّامہ سیّد محمود آلُوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شبِ معراج دیدارِ الٰہی کے قائلین کا مَوقِف نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "إنّه علیہ الصلاۃ والسلام رأى ربَّه سبحانہ وتعالی بعينه"[۳] "تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اللہ تعالی کو اپنی چشمانِ مبارک سے دیکھا"۔

(۱۰) شاہ عبد الحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس مقامِ رفیع پر لے جائیں، اور خلوَتِ خاص میں حضوری کرائی جائے، اور سب سے اعلیٰ واقصیٰ مطلوب جو کہ دیدارِ باری تعالی ہے، اس سے مشرَّف نہ کیا جائے!"[۴]۔

---

(۱) "السيرة الحلبية" باب ذكر الإسراء والمعراج ...إلخ، ۱/ ۵۷۳.

(۲) "تفسير رُوح البيان" پ۲۷، سورة النجم، تحت الآية: ۱۸، ۹/ ۲۳۱.

(۳) "تفسير رُوح المعاني" پ۲۷، سورة النجم، تحت الآيات: ۱۸-۳۲، ۱٤/ ٥٤.

(۴) "مدارج النبوّت" "باب ششم، دیدارِ الٰہی میں اختلافِ سلَف، جزء اوّل، ص۱۷۳۔

(۱۱) امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ "شرح ہمزیّہ" کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ "موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دَولتِ کلام عطا ہوئی، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ویسی ہی شب اِسراء ملی، اور زیادتِ قُرب اور چشمِ سر سے دیدارِ الٰہی اس کے علاوہ۔ اور بھلا کہاں کوہِ طور جس پر موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مُناجات ہوئی! اور کہاں مافَوق العرش جہاں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام ہوا!"[1]۔

واقعۂ معراج اور اس میں حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیدارِ الٰہی کا شرف ملنا، اس بات پر دلیل ہے کہ اگر بندے کی طلب سچی ہو، قول وفعل میں اِخلاص ہو، اور فرائض وواجبات کی پابندی کرے، تو اللہ تعالی اپنے بندہ پر خوب اِنعام واِکرام فرماتا ہے، اُس پر اپنی رحمتوں کا نُزول فرماتا ہے، اس کی بے حساب بخشش ومغفرت فرماتا ہے، اور اُسے عُروج وبلندی سے سرفراز فرماتا ہے۔ لہذا اللہ ورسول کے اَحکام وتعلیمات پر عمل کریں، فرائض وواجبات کی پابندی کریں، اعمالِ صالحہ پر کاربند رہیں، گناہوں سے اجتناب برتیں، اور اللہ تعالی کے نیک بندے بن کر رہیں!۔

اللہ تعالی ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے، ہمارے گناہوں کو مُعاف فرمائے، اور ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنائے، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب العقائد والکلام، رسالہ "منبه المنية بوُصول الحبيب إلى العرش والرؤية" ۱۸/۴۰۷۔